السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی ہندو نے نذر مانی کہ اگر میری تجارت کامیاب رہی تو دس سیر مٹھائی کسی مسجد میں دوں گا۔ایسی مٹھائی کا قبول کرنا جائز ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کافر کسی بت یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی مخلوق کی نذر مانے تو یہ نذر بالاتفاق منعقد نہیں ہوگی اور نہ کسی مسلمان کے لئے ایسی نذر کی چیز کا استعمال اور کھانا پینا جائز ہوگا۔لقولہ تعالی : وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ قال فی البحر الرائق شرح کنزالدقائق : والنذر للمخوق لایجوی لانہ عبادة والعبادة لایکون لمخلوق انتہی وقال فی دلیل الصالحین النذرلایکون الاللہ تعالی فمن نذر لنبی اوولی لایلزم علیہ شئ فان اعطی بذلک الشی لاحد من الناس علی تلک النیة لایجوزاخذہ ان علم الاخذ (بذلک فان کان طعامالایحل اکلہ وان کان ذبیحہ فہو میتتہ فان اکلوا وسموااللہ تعالی علیہا کفروجمعیا انتہی والاجماع العقد علی حرمة النذر للمشائخ ولا ینعقد رولا ستشغل الذمة واخذحرام وسحت (رسالہ ردبدعات للعلامہ آفندی

اوراگر کوئی کافر خالص اللہ کے لئے نذر مانے تواسکے منعقد ہونے کی بابت علماء سلف کے دوگروہ ہیں : ایک گروہ ایس نذر کی صحت کاقائل ہے اوردسرا اس کے لغواورمدوردہونے کا۔میرے نظدیک پہلے گروہ کاقول راجح اورقوی ہے یعنی : کافرجونذرلوجہ اللہ مانے وہ منعقد ہوگی۔

لماروی عن عمرقال نذرت نذرافی الجاہلیة فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد مااسلمت فامرنی ان اوفی بنذري رواہ ابن ماجہ وعن کروم بن سفیان انہ سال رسو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نذرنذرہ فی الجاہلیة؟ فقال لہ الوثن او لنصب؟ لاولکن للہ قال اوف للہ ماجعلت لہ انحر علی بوانہ واف بنذرک رواہ احمد

(قال الشوکانی وفی حدیث عمردلیل علی انہ یجب الوفا بالنذرمن الکافرمتی اسلم وقدذہب الی ہذاالبعض اصحاب الشافعی وعندالجہورلاینعقد النذرمنالکافروحدیث عمرحجة علیہم -(نیل 1/148

صورت مسؤلہ میں اگرہندونے بت وغیرہ کے نام کی نذرمانی ہے یااس کاقوی شبہ ہے توایسی مٹھائی مسجدوالوں کویاکسی مسلمان کوہرگزنہیں کھانی چاہیۓ اوراگراللہ کے نام کی نذرمانی ہے اس کے کھانے میں شرعاکوئی حرج وقباحت نہیں ہے جس طرح شرائط مخصوصہ کے ساتھ کافرکاہدیہ اورعطیہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے آنحضرت ﷺ مشرکین اوریہوداورنصارکےہدایاوتحائف قبول فرمالیاکرتےتھے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النذر

صفحہ نمبر 440

محدث فتویٰ